شجرۂ طیبہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

مع

۳۳ آیاتِ مبارکہ

مع

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

تصنیف بندۂ ناچیز **محب اللہ** عفی عنہ

(خادم) خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

و مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ، فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

طریقہ ذکر مردوں کے لئے

مغرب کے بعد درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ○ تین مرتبہ، سورۃ الفاتحہ (اَلْحَمْد شَرِیْف) مکمل بسم اللہ کے ساتھ ایک مرتبہ، سورۃ الاخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) مکمل بسم اللہ کے ساتھ تین مرتبہ۔ اس کا ثواب اپنے مرشدین، پیران کرام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو بخش دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اپنے مرشد تک۔ پھر موت کا خیال کرے کہ میں کسی وقت دنیا سے چلا جاؤں گا، اگر میرے اعمال نیک تھے تو میں جنتی ہوں گا، اور اگر میرے اعمال برے تھے تو میں جہنمی ہوں گا۔ دو تین منٹ یہ خیال کرے پھر ذکر شروع کرے۔

مردوں کے ذکر کا طریقہ یہ ہے :

1 درود شریف جو یاد ہو یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ○ 100 مرتبہ پڑھیں۔

2 استغفار جو یاد ہو یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ○ 100 مرتبہ پڑھیں۔

3 کلمہ شریف لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه 3 مرتبہ پورا پڑھیں پھر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اگر وقت ہے اور ہمت ہے تو تین ہزار مرتبہ پڑھیں ورنہ دو ہزار مرتبہ پڑھیں اور اگر اتنی ہمت بھی نہیں ہے یا مصروفیت زیادہ ہے تو کم از کم ایک ہزار مرتبہ سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ تینوں اذکار صبح بھی کرنے ہیں اور شام کو بھی کرنے ہیں۔ بس انہی اذکار میں چار مہینے یا زیادہ وقت تک لگا رہے، جب تک مرشد سے ملاقات نہ ہوجائے یا فون پر رابطہ نہ ہوجائے، معمولات کی پابندی کرے۔ اور جب مرشد سے ملاقات ہوئی یا رابطہ ہوا تو پھر اپنے حالات، کیفیات اور ترقیات بتانا چاہئے کہ اس بیعت اور ذکر کی برکت سے نیک اعمال آسان ہو گئے اور گناہوں سے نفرت شروع ہوئی، بُری محافل میں شرکت کرنے سے دل میں نفرت شروع ہوئی، آخرت کی فکر غالب ہوئی اور دنیا کی فکر مغلوب ہوئی، اللہ تعالیٰ (جو ہمارے خالق، مالک، اور رازق ہیں) کی محبت بڑھ گئی، اور غیر اللہ کی محبت کم ہوگئی یعنی اپنے حالات بتانے چاہئے۔ اگر مرشد نے مناسب سمجھا کہ موت تک اسی کو جاری رکھے تو اسی کو جاری رکھنا چاہے، اور اگر مرشد نے سبق تبدیل کرنا مناسب سمجھا تو پھر مرشد کے حکم سے اسمِ ذات کا ذکر کرنا چاہئے۔

طریقہ ذکر اسمِ ذات

مغرب کے بعد **اَسْتَغفار** 25 مرتبہ، **اَلْحَمْد شَرِیْف** مکمل بسم اللہ شریف کے ساتھ ایک مرتبہ، **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** مکمل بسم اللہ شریف کے ساتھ 3 مرتبہ پڑھ کر ثواب پیرانِ کرام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ارواحِ مقدّسہ کو پہنچائے، موت کو حاضر تصوّر کرے۔ اس طریقے سے موت کا تصور کرنا ہے کہ میں کسی وقت مرجاؤں گا، اگر نیک

اعمال ہیں تو جنت میں جاؤں گا ،اگر برے اعمال ہیں تو جہنم میں جاؤں گا۔دو تین منٹ موت کا مراقبہ اس طریقے سے کرے۔پھر خیال سے ، دل میں زبان ہلائے بغیر اللہ اللہ کہے۔اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔ دل بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔دل ہی دل میں زبان ہلائے بغیر اللہ اللہ کا نام لینا ہے،تصور سے، خیال سے اور یہ خیال کرتا رہے کہ اللہ اللہ کا نام لینے سے میرے دل میں کوئی خاص فیض اور اثر آرہا ہے،اسی کا نام " **وقوفِ قلبی** " ہے۔تھوڑی دیر ذکر کرنے کے بعد پھر عجز و نیاز کے ساتھ دل میں یہ کہنا ہے کہ

خداوندا مقصودِ من توئی و رضاءِ تو محبت و معرفتِ خود دِہ

یعنی: یا اللہ میرا مقصود تیری ذات ہے اور تیری رضا ہے مجھے اپنی محبت اور معرفت نصیب فرما۔اسی کو "بازگشت" کہتے ہیں۔وقوفِ قلبی اور بازگشت ذکر کی شرائط میں سے ہیں، باوضو ہونا بے حد مفید ہے مگر شرط نہیں ہے، بوقت فرصت خواہ متعدد مجالس میں ہو ذکر اسمِ ذات اللہ اللہ چوبیس ہزار مرتبہ کرنا چاہے،اور یہ تقریبا دو گھنٹے میں ہو جاتا ہے، اگر اتنی فرصت نہیں ہے یا فرصت تو ہے لیکن ہمت نہیں ہے تو بارہ ہزار مرتبہ کرنا چاہئے، اگر اتنا بھی نہ ہوسکے تو سات ہزار ، پانچ ہزار یا کم از کم تین ہزار مرتبہ کرنا چاہئے۔چوبیس گھنٹے میں یہ ذکر کرنا کیا مشکل ہے؟ اس سے دنیا کے کاموں میں کوئی خلل نہیں آتا ہے۔

ویسے چلتے پھرتے ،اٹھتے بیٹھتے وضو ہو یا نہ ہو ہر وقت ذکر کا دھیان رکھے حتیٰ کہ ذکر دل کا وصفِ لازم بن جائے۔اللہ تعالیٰ ذکرِ کثیر کی توفیق عطا فرمائے ،آمین۔

✪ روزانہ رات کو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ایک سو مرتبہ استغفار پڑھ کے سوئیں.

طریقہ ذکر خواتین کے لئے

خواتین کے ذکر کا طریقہ یہ ہے :

1 درود شریف جو یاد ہو یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ○ 100 مرتبہ پڑھیں۔

2 استغفار جو یاد ہو یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ○ 100 مرتبہ پڑھیں۔

3 کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ 3 مرتبہ پورا پڑھیں پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین ہزار یا دو ہزار یا ایک ہزار مرتبہ فرصت کے مطابق پڑھنا چاہئے۔ ایک ہزار سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تینوں اذکار دو مرتبہ روزانہ صبح اور شام چار مہینے تک کرنے ہیں پھر مرشد سے رابطہ کرنا اور ان سے مشورہ لینا ہے اور ان کی ترتیب کے مطابق چلنا ہے۔

✪ خواتین گھروں میں رہیں اور سادہ موبائل کے ذریعہ بیعت کریں اور سبق لیتی رہیں۔ انہیں خود حاضر نہیں ہونا چاہئے۔ مردوں کو حاضر ہونا چاہئے مگر فون پر بھی بیعت ہو سکتی ہے۔

خواتین کی بیعت

خواتین کی بیعت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ ----- اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ الممتحنہ: آیت 12)

اس آیت مبارکہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ جب مسلمان عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصلاح کی باتوں پر بیعت لیں تو آپ ان کو فَبَایِعْھُنَّ یعنی بیعت کر لیا کیجئے۔

کلمہ طیبہ اور ذکر کے فضائل:

1 حدیث شریف میں ہے: اَفۡضَلُ الذِّکۡرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَفۡضَلُ الدُّعَاءِ الۡاِسۡتِغۡفَارُ (الدر المنثور فی التفسیر بالماثور سورۃ محمد آیت 19 جلد 7 صفحہ 493 طبع دار الفکر بیروت) **یعنی:** تمام اذکار میں افضل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل استغفار ہے۔

2 حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمام آسمان و زمین اور جو لوگ ان کے درمیان میں ہیں وہ سب اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں وہ سب کچھ اور جو کچھ ان کے نیچے ہے وہ سب کا سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار دوسری جانب ہو تو وہی تول میں بڑھ جائے گا۔(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور سورۃ الاعراف آیت 8 جلد 3 صفحہ 422 طبع دار الفکر بیروت)

استغفار کی فضیلت:

1 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔ جب میں نے دیکھا (کہ یہ تو کچھ بھی نہ ہوا) تو میں نے ان کو ہوائے نفس (یعنی بدعات) سے ہلاک کیا اور وہ اپنے کو ہدایت پر سمجھتے رہے۔(مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی بکر الصدیق 1 / 176 رقم الحدیث 136 طبع دار الحدیث القاہرۃ)

یعنی: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار سے ہلاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کا منتہائے (آخری) مقصد دل پر اپنا زہر چڑھانا ہے اور یہ زہر جب ہی چڑھتا ہے

جب دل اللہ کے ذکر سے خالی ہو ورنہ شیطان کو ذلت کے ساتھ دل سے واپس ہونا پڑتا ہے اور اللہ کا ذکر دلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے۔

2 حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لئے کہ میں (خود) دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں (مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، الفصل الاول 719/2، رقم الحدیث 2325 طبع المکتب الاسلامی)

3 حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر بھی (دنیاوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے) پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لئے) میں دن میں 100 مرتبہ اللہ سے (توبہ و) استغفار کرتا ہوں۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار و التوبۃ، الفصل الاول 719/2، رقم الحدیث 2324 طبع المکتب الاسلامی)

4 حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا رہا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعتیں اشراق کی پڑھی (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اللہ اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کی مانند اجر دے گا پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا۔ (جامع الترمذی، ابواب السفر بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الجُلُوسِ فِي المَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ 481/2 رقم 586 طبع مصطفی البابی مصر)

5 حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے پروردگار کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے، اور اس

سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ضرور بتایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، الفصل الثانی 702/2، رقم الحدیث 2269 طبع المکتب الاسلامی)

دورد شریف کی فضیلت:

1 حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اس پر خدائے پاک دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم 291/1 رقم 921 طبع المکتب الاسلامی)

2 حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر 100 رحمتیں نازل فرمائیں گے اور جو مجھ پر 100 دفعہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ ہزار رحمتیں نازل فرمائیں گے اور جو محبت وشوق سے زائد پڑھے گا میں اللہ کے سامنے قیامت کے دن گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔ (القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 110 طبع دار الریان التراث)

3 حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو آپ پر دس مرتبہ درود پڑھے گا وہ خدائے پاک کی ناراضگی اور غضب سے مامون رہے گا۔ (القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 128 طبع دار الریان التراث)

ذکر میں 100 سے زیادہ فائدے ہیں

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ فضائل اعمال کے باب فضائل ذکر صفحہ 57 میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ مشہور محدث ہیں۔انہوں نے ایک رسالہ عربی میں الوابل الصیب کے نام سے ذکر کے فضائل میں تصنیف کیا ہے۔ جس میں ذکر کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ ذکر میں 100 سے بھی زیادہ فائدے ہیں۔لیکن بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ انہی فوائد میں سے اکتالیس فوائد نہایت مختصر طریقہ سے نقل کرتا ہے۔غور سے پڑھیئے، ان شاء اللہ تعالیٰ زندگی میں انقلاب آئے گا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو بلکہ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور اس کے ذریعہ سے اپنا تعلق اور رضامندی نصیب کرے، آمین، آمین۔

ذکر کے 41 فوائد

1 ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے۔ **2** ذکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ **3** ذکر دل سے فکر وغم کو دور کرتا ہے۔ **4** ذکر فرحت وسرور پیدا کرتا ہے۔ **5** ذکر بدن اور دل کو قوت بخشتا ہے۔ **6** ذکر دل کو منور کرتا ہے۔ **7** ذکر رزق کو کھینچتا ہے۔ **8** ذکر کرنے والے کے دیکھنے سے رعب اور حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ **9** ذکر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرتا ہے۔ **10** ذکر سے مراقبہ آتا ہے۔گویا عبادت کے وقت اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ (ذکر کرنے کے ان دس فوائد کے علاوہ اگر اور کچھ نہ بھی ہو تو یہ ہی سب کچھ ہے) **11** ذکر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پیدا کرتا ہے۔ **12** ذکر اللہ تعالیٰ کا قرب پیدا کرتا ہے، ذکر جتنا زیادہ ہو قرب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ **13** ذکر اللہ تعالیٰ کا رعب، معرفت اور حضور پیدا کرتا ہے۔ **14** ذکر اللہ تعالیٰ کی معرفت کا دروازہ کھولتا ہے۔ **15** ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یاد کرتا ہے۔ **16** ذکر دل کو زندہ کرتا ہے۔

17 ذکر دل اور روح کی غذا (خوراک) ہے۔ 18 ذکر دل کے زنگ کو
صاف کرتا ہے۔ 19 ذکر لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے۔ 20
ذکر دل میں اللہ تعالیٰ سے جو وحشت ہے وہ دور کرتا ہے۔
(ذکر کرنے سے جو مندرجہ بالا 20 فوائد ملتے ہیں۔غور کرنے سے سارے مسائل کا
حل نظر آتا ہے) 21 ذکر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلاتا ہے۔
22 ذکر زبان کی غیبت، جھوٹ اور بدگوئی سے حفاظت کرتا ہے۔ 23 ذکر
کی مجلس فرشتوں کی مجلس ہے۔ 24 ذکر کرنے والا نیک بخت اور اس کے ساتھی
بھی نیک بخت ہوتے ہیں۔ 25 ذکر تصوف کا اصل اصول ہے، تمام صوفیاء
کے طریقوں میں۔ 26 ذکر کرنے سے دل میں ایک گوشہ ہے جو پُر ہوتا ہے۔
27 ذکر درخت ہے جو معرفت کا پھل دیتا ہے۔ 28 ذکر اللہ تعالیٰ کے
قریب کر دیتا ہے، معیت نصیب ہوتی ہے۔ 29 ذکر غلاموں کے آزاد
کرنے، مالی صدقہ اور جہاد کرنے کے برابر ہے۔ 30 ذکر شکر کی جڑ ہے، جتنا
ذکر ہو گا اتنا شکر ادا ہوگا۔ 31 ذکر دل سے سختی دور کرتا ہے۔
32 ذکر دل کی بیماریوں کا علاج ہے۔ 33 ذکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ
دوستی کی جڑ ہے۔ 34 ذکر نعمتوں کو کھینچنے اور عذاب کو ہٹانے والا ہے۔
35 ذکر کرنے والے پر اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعا ہوتی ہے۔ 36 ذکر
کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ 37 ذکر پر مداومت کرنے والے ہنستے ہوئے
جنت میں داخل ہوں گے۔ 38 ذکر عبادت کے لئے بڑا معین و مددگار ہے۔
39 ذکر کی وجہ سے انسان متقی ہوتا ہے۔ 40 ذکر جہنم کے لئے آڑ ہے۔
41 ذکر کی کثرت نفاق سے بری ہونے کا اطمینان (سند) ہے۔
یہ فوائد شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بحوالہ شیخ الحدیث حافظ
ابن قیم مشہور محدث کی کتاب سے نقل کئے ہیں، یہ موتی اور جواہرات ہیں جو انہوں

نے علم کے گہرے دریا سے نکال کر ہم تک پہنچائے ہیں۔ نیک بخت وہی ہے جس نے ان سے فائدہ اٹھایا، بدبخت وہی ہے جو ان موتیوں سے محروم رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ان سے نفع نصیب فرماویں، آمین۔

نوٹ: ذکر کے 41 فوائد جو یہاں بیان ہوئے ہیں ان پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے سارے مقاصد میں کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ کام ایک ہے یعنی ذکر کرنا اس سے سارے مقاصد دینی، دنیاوی، اُخروی، موت سے پہلے اور موت کے بعد ساری کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ یہ بہت زبردست اور سستا نفع مند سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے، آمین۔ ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ ہمیں کثرت ذکر کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

کون سا ذکر کثرت سے کرنا ہے؟

سوال: سوال یہ ہے کہ کون سا ذکر کثرت سے کرنا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے مبارکہ، کلمہ طیبہ، استغفار، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ وغیرہ وغیرہ بہت سے اذکار ہیں، مختلف کلمات ہیں، کون سا ذکر کثرت سے کرنا ہے؟

جواب: اذکار چونکہ بہت سے ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں۔ اس سلسلہ میں راہنمائی کے لئے اس فن کے ماہر ایسے مرشد کامل سے بیعت ضروری ہے جس سے دل کا لگاؤ ہو۔ اور ایسا ہی ہمارے بڑوں اور بزرگوں میں آج تک یہ معمول چلا آ رہا ہے۔ بیعت کے بعد اپنے مرشد کامل نے جو اذکار بتائے، وہی کرنے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی طرف سے اوراذکار نہیں کرنے۔ جیسے بیمار میڈیکل سٹور سے دوا خود نہیں لیتا بلکہ ماہر ڈاکٹر کی بتائی ہوئی دوا لیتا ہے اور اس کے ساتھ خود سے اور کوئی دوا استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح مرید روحانی بیمار ہے۔ اس کا مرشد روحانی معالج (ڈاکٹر) ہے۔ اس کے بتائے ہوئے اذکار کے علاوہ کوئی اوراذکار نہیں کرنے چاہیں۔

اسباقِ نقشبندیہ

طریقہ ذکر اسمِ ذات

لطائف عشرہ کا بیان: سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں سب سے پہلے لطائف پر اسمِ ذات کا ذکر کرتے ہیں جن کا طریقہ درج ذیل ہے۔

اول لطیفہ قلب ہے۔اس لطیفہ پر اسمِ ذات کا ذکر اس طرح کرنا ہے کہ اپنا دھیان اپنے دل کی طرف رکھنا ہے کہ میرا دل کر رہا ہے **اللہ اللہ** اور دل کا دھیان اللہ پاک کی طرف رکھنا ہے۔مرید یہ ذکر دل کی زبان سے کرتا رہے حتیٰ کہ دل جاری ہوجائے۔اس کا مقام بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔

دوسرا لطیفہ روح ہے۔اس لطیفہ پر اسمِ ذات کا ذکر اسی طرح کرے حتیٰ کہ یہ لطیفہ جاری ہوجائے۔اس کا مقام دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔

تیسرا لطیفہ سِر ہے۔اس لطیفہ پر اسمِ ذات کا ذکر اسی طرح کرے حتیٰ کہ یہ لطیفہ جاری ہوجائے۔اس کا مقام بائیں پستان سے وسطِ سینہ کی طرف دو انگشت کے فاصلہ پر ہے۔

چوتھا لطیفہ خفی ہے۔اس لطیفہ پر اسمِ ذات کا ذکر اسی طرح کرے حتیٰ کہ یہ لطیفہ جاری ہوجائے۔اس کا مقام دائیں پستان سے وسطِ سینہ کی طرف دو انگشت کے فاصلہ پر ہے

پانچواں لطیفہ اخفیٰ ہے جس کا مقام دونوں پستانوں کے درمیان بالکل وسطِ سینہ میں ہے۔ اس لطیفہ پر سالک اسی طرح ذکر کرے حتیٰ کہ یہ لطیفہ بھی جاری ہوجائے۔اس لطیفہ تک عالمِ امر کے پانچ لطائف ہیں۔ **اگلے پانچ لطائف عالمِ خلق سے ہیں۔**

چھٹا لطیفہ نفس ہے جس سے اسمِ ذات کا ذکر کیا جائے حتیٰ کہ یہ لطیفہ بھی جاری ہوجائے

اور اس کا مقام وسطِ پیشانی ہے۔

ساتواں لطیفہ قالبیہ ہے جسے سُلطانُ الاَذکار بھی کہتے ہیں۔ یہ چار لطائف کا مرکب ہے یعنی عناصرِ اربعہ (آگ، پانی، مٹی، ہوا) اور اس کا مقام سارا جسم ہے۔ اس لطیفہ پر اسمِ ذات کا ذکر کرنے سے مرید کے جسم کے روئیں روئیں سے ذکر جاری ہو جاتا ہے۔

ذکر نفی اثبات (آٹھواں سبق) ذکر کی دوسری قسم ذکر نفی و اثبات **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ہے جو سانس روک کر کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے سانس کو ناف کے نیچے بند کریں اور خیال کی زبان سے کلمہ **لَآ** کو ناف سے دماغ تک کھینچے اور لفظ **اِلٰهَ** کو دائیں کندھے پر لائے اور لفظ **اِلَّا اللّٰهُ** دل پر اس طرح ضرب کرے کہ لطائفِ خمسہ ذکر سے متاثر ہوں اور لفظ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** سانس چھوڑتے وقت خیال ہی خیال میں کہے۔ ذکر میں کلمہ شریف کے معنی کا خیال رکھنا شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ اپنی طاقت اور مشق کے مطابق بڑھاتے جائیں حتیٰ کہ ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچائیں۔ اگر طاق عدد کی رعایت ہو سکے تو بہت مفید ہے، تاہم شرط نہیں۔ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی و انکساری سے حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی جناب میں التجا کریں،

خداوندا! مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفتِ خود دِہ۔

''یا الٰہی! تو ہی میرا مقصود ہے، اور میں تیری ہی رضا کا طالب ہوں۔ اپنی محبت و معرفت مجھے عنایت فرما دیجیے''۔ اس ذکر کی تعداد 1100 ہے اور کم بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

ذکر تہلیل لسانی (نواں سبق) اس ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں سانس نہیں روکا جاتا اور کلمہ شریفہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کا ذکر زبان سے کیا جاتا ہے، خیال سے نہیں کیا جاتا۔ اس ذکر میں کلمہ شریفہ کے معنی کا خیال رکھنا شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ چند بار ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی و انکساری سے حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی جناب میں التجا کریں، **خداوندا! مقصود من توئی و رضائے تو محبت و**

معرفتِ خود دِہ۔ ''یا الٰہی! تو ہی میرا مقصود ہے، اور میں تیری ہی رضا کا طالب ہوں۔ اپنی محبت و معرفت مجھے عنایت فرما دیجیے''۔

اس کی تعداد ایک ہزار مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ تعداد پانچ ہزار مرتبہ ہے۔ اگر ایک وقت میں یہ تعداد پوری نہ ہو سکے تو دن رات کے متفرق اوقات میں یہ تعداد پوری کر لینی چاہیے۔ اس ذکر کو چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے وضو ہو یا نہ ہو، ہر وقت کر سکتے ہیں۔ البتہ باوضو ہونا افضل ہے اور معنیٰ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مراقبات

صفائی باطن کا دوسرا طریقہ مراقبہ ہے۔ دل کو وساوس و خطرات سے خالی کر کے فیضِ خداوندی اور رحمتِ الٰہی کا انتظار کرنا اور اس کے مورد پر وارد ہونے کا لحاظ کرنا مراقبہ کہلاتا ہے۔ جس لطیفے پر فیضِ الٰہی وارد ہوتا ہے اس لطیفے کو مَوردِ فیض کہتے ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مراقبات نیچے ذکر کیے جاتے ہیں

مراقبہ احدیّت

مراقبہ احدیّت کی نیت یوں کرنی چاہیے: **فیض می آید از ذاتےکہ مستجمعِ جمیعِ صفاتِ کمالات است، ومنزہ از ہر نقصان و زوال، مَورَدِ فیض لطیفہ قلبِ مَن است۔**

یعنی: ''میرے لطیفہ قلب پر اُس ذات والا صفات سے فیض آ رہا ہے، جو تمام کمالات اور خوبیوں کی جامع ہے اور جملہ عیوب ونقائص سے منزہ و پاک ہے''۔

زبانِ خیال کے ساتھ یہ نیت کر کے فیضانِ الٰہی کے انتظار میں بیٹھے رہیں۔

مراقباتِ مَشارب

مراقبہ لطیفہ قلب مراقبہ لطیفہ قلب کی نیت کا طریقہ یہ ہے کہ سالک اپنے لطیفہ قلب کو آس

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ قلبِ مبارک کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے جنابِ الٰہی میں التجاء کرے کہ **الٰہی فیضِ تجلیاتِ افعالیہ که از لطیفه قلبِ حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم در لطیفه قلبِ حضرت آدم علیه السّلام اِفاضه فرموده بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفه قلبِ مَن اِلقاکُن**

یعنی: ''یا الٰہی! تجلیاتِ افعالیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ قلب سے حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے لطیفہ قلب میں القا فرمایا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفہ قلب میں بھی القا فرما دے''۔

مراقبہ لطیفہ روح مراقبہ لطیفہ روح کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ سالک اپنے لطیفہ روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ روح کے مقابل تصور کر کے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ **الٰہی فیضِ تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیه که از لطیفه روحِ مبارک آں سرورِ عالم صلی الله علیه وسلم در لطیفه روحِ حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہمَا السّلام افاضه فرموده بحرمت پیرانِ کبار در لطیفه روحِ مَن اِلقاکُن۔**

یعنی: ''یا الٰہی! تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ روح سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے لطیفہ روح میں القا فرمایا ہے پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفہ روح میں بھی القا فرما دے''۔ صفاتِ ثبوتیہ، حیٰوۃ، علم، قدرت، سمع، بصر اور ارادہ وغیرہ ہیں۔

مراقبہ لطیفہ سِر مراقبہ لطیفہ سِر کی نیت کا طریقہ یہ ہے کہ سالک اپنے لطیفہ سِر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سِر کے مقابل تصور کرے، زبانِ خیال سے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے کہ **الٰہی فیضِ تجلیاتِ شُیونِ ذاتیه که از لطیفه سِر مبارک آں سرورِ عالم صلی الله علیه وسلم در لطیفه سِر حضرت موسیٰ علیه السّلام اِفاضه**

فرمودہ بحرمت پیرانِ کبار در لطیفہ سِرِّ مَن اِلقاکُن۔

یعنی: ”یا الٰہی! تجلیاتِ شیونِ ذاتیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سِر سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے لطیفہ سِر میں القا فرمایا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفہ سِر میں بھی القا فرما دے“۔ شیون شان کی جمع ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی وہ شان ذاتیہ ہے کہ جس سے وہ صفاتِ ثبوتیہ کے ساتھ موصوف ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ** (سورہ رحمٰن: آیت 29)

یعنی: ہر دن وہ ایک الگ شان میں ہوتا ہے۔

مراقبہ لطیفہ خفی مراقبہ لطیفہ خفی کی نیت اس طرح کرنی چاہیے کہ سالک اپنے لطیفہ خفی کو آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی کے مقابل تصور کرکے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ **الٰہی فیضِ صفاتِ سلبیه که از لطیفه خفی حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم در لطیفه خفی حضرت عیسٰی علیه السّلام اِفاضه فرموده بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفه خفی مَن اِلقاکُن۔**

یعنی: ”یا الٰہی! تجلیاتِ صفاتِ سلبیہ کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں القا فرمایا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں بھی القا فرما دے“۔ صفاتِ سلبیہ کا مطلب یہ ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے۔

مراقبہ لطیفہ اخفیٰ مراقبہ لطیفہ اخفیٰ کی نیت یہ ہے کہ سالک اپنے لطیفہ اخفیٰ کو آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ اخفیٰ کے مقابل تصور کرکے زبانِ خیال سے بارگاہِ الٰہی میں التجا کرے کہ **الٰہی فیضِ تجلیاتِ شانِ جامع که در لطیفه اخفیٰ مبارک آں سرورِ عالم علیه الصلوٰۃ والسّلام اِفاضه فرموده بحرمتِ پیرانِ کبار در لطیفه اخفیٰ مَن اِلقاکُن۔**

یعنی: ”یا الٰہی! تجلیاتِ شان جامع کا وہ فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ

اَخفٰی مبارک میں القا فرمایا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفہ اَخفٰی میں القا فرما دے"۔

صفات وشیونات کی اصل کو شانِ جامع کہتے ہیں۔

تنبیہ: ان پانچوں مراقباتِ مشارب میں ہر مراقبہ کی نیت کر کے جب اس لطیفے کے فیض کے انتظار میں بیٹھیں تو ہر اس لطیفے کو جس میں مراقبہ کر رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے سلسلے کے تمام بزرگوں کے اس لطیفے کے سامنے ان شیشوں کی طرح، جو آپس میں ایک دوسرے کے سامنے رکھے ہوں، فرض کر کے خیال کریں کہ اس لطیفے کا فیض جناب باری تعالیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لطیفے میں آ رہا ہے، پھر سلسلہ کے تمام بزرگوں کے اس لطیفہ کے آئینوں میں سے منعکس ہو کر میرے اس لطیفے میں آ رہا ہے تا کہ حدیث قدسی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ (میں اپنے بندے کے اپنے بارے میں گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں) کے مطابق اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ **وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ**

مراقبہ معیّت مراقبہ معیّت کی نیت یہ ہے کہ سالک اس مراقبہ میں آیۃ کریمہ

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (سورہ حدید: آیت 4)

یعنی: تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں۔

کے معنی کا خیال کر کے خلوص دل کے ساتھ زبانِ خیال سے یہ تصور کریں کہ **فیض می آید از ذاتے که بامن است و باہر ذرہ از ذراتِ کائنات بهماں شان که مرادِ اوست تعالیٰ، منشاء فیض دائرہ ولایتِ صغریٰ است که ولایتِ اولیائے عظام و ظلِ اسماء وصفاتِ مقدسه است، مَورَدِ فیض لطیفه قلبِ من۔**

یعنی: "اس پاک ذات کی طرف سے میرے لطیفہ قلب پر فیض آ رہا ہے۔ جو میرے ساتھ اور کائنات کے ہر ذرے کے ساتھ ہے، جس کی صحیح کیفیت حق تعالیٰ ہی جانتا ہے، فیض کا منشا ومبدا ولایت صغریٰ کا دائرہ ہے جو اولیائے عظام کی ولایت اور اسماء وصفاتِ مقدسہ الٰہیہ کا ظِل ہے"۔

مراقباتِ ولایتِ کُبریٰ

ولایتِ کبریٰ میں کمالِ فنا حاصل ہوتا ہے۔ ولایتِ کبریٰ سے مراد فنائے نفس اور رذائل سے اس کا تزکیہ اور انانیت و سرکشی کا زائل ہو جانا ہے۔ دائرہ ولایتِ کبریٰ تین دائروں اور ایک قوس (نصف دائرہ) پر مشتمل ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے:

دائرۂ اُولیٰ ولایت کُبریٰ دائرۂ اولیٰ کی نیت کا طریقہ یہ ہے کہ سالک اس مراقبہ میں

آیۂ کریمہ: وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورہ ق: آیت 16)

یعنی: اور ہم بندے کی رگِ جان (شہ رگ) سے بھی زیادہ بندے کے قریب ہیں، کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ **فیض می آید از ذاتے کہ نزدیک تراست بمن از رگِ جانِ مَن بہماں شان کہ مرادِ حق است سبحانہ وتعالیٰ، مَوردِ فیض لطیفہ نفس و لطائفِ خمسہ عالمِ امرِ من است، منشاءِ فیض دائرہ اُولیٰ ولایتِ کبریٰ است کہ ولایتِ انبیائے عِظام واَصلِ دائرہ ولایتِ صغریٰ است۔**

یعنی: ''اس ذات سے جو میری رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اس قرب کی حقیقت حق تعالیٰ ہی کو معلوم ہے، میرے لطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطائف پر فیض آ رہا ہے، فیض کا منشاء و مبدا ولایت کبریٰ کا پہلا دائرہ ہے، جو انبیاء علیہم السّلام کی ولایت اور ولایت صغریٰ کے دائرہ کی اصل ہے''۔

دائرہ ثانیہ ولایت کُبریٰ دائرہ ثانیہ کی نیت کا طریقہ یہ ہے کہ سالک اس مراقبہ میں

آیۂ کریمہ: يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ۔ (سورہ مائدہ: آیت 54)

یعنی: اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں، کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ **فیض می آید از ذاتے کہ مَرا دوست می دارد ومن اُو**

را دوست مِی دارم، منشاء فیض دائرہ ثانیہ ولایتِ کبریٰ است که ولایتِ انبیاءِ عظام واَصلِ دائرہ اولیٰ است، مَورَدِ فیض لطیفه نفس من است۔

یعنی: ''اس ذات پاک کی طرف سے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا، ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے۔ فیض کا منشا و مبدا ولایت کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے۔ جو انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی ولایت اور دائرہ اولیٰ کی اصل ہے''۔

دائرہ ثالثہ ولایت کُبریٰ دائرہ ثالثہ کی نیت کا طریقہ یہ ہے کہ سالک اس مراقبے میں آیۃ کریمہ **یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ** کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ **فیض می آید از ذاتےکه مَرا دوست میدارد وَمن اُورا دوست می دارم، منشاءِ فیض دائرہ ثالثه ولایتِ کبریٰ است که ولایتِ انبیاءِ علیہم السلام و اَصلِ دائرہ ثانیه است، مَورَدِ فیض لطیفه نفسِ من است۔**

یعنی: ''اس ذات پاک کی طرف سے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا، ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے۔ فیض کا منشا و مبدا ولایت کبریٰ کا دائرہ ثالثہ ہے جو انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی ولایت اور دائرہ ثانیہ کی اصل ہے''۔

قوس: مراقبہ قوس کی نیت یہ ہے کہ سالک اس مراقبہ میں بھی آیۃ کریمہ **یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ** کے مضمون کو دل میں ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ **فیض می آید از ذاتےکه مَرا دوست میدارد ومن اُو را دوست میدارم، منشاءِ فیض قوس ولایتِ کبریٰ است که ولایتِ انبیاء عظام واصلِ دائرہ ثالثه است، مَورَدِ فیض لطیفه نفس من است۔**

یعنی: ''اس ذات پاک کی طرف سے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا، ہوں میرے لطیفہ نفس پر فیض آرہا ہے۔ فیض کا منشا و مبدا ولایتِ کبریٰ کی قوس ہے جو

انبیاءعظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ولایت اور دائرہ ثالثہ کی اصل ہے''۔

مراقبہ اسمُ الظّاہر **فیض می آید از ذاتے که مسمّٰی است باسم الظاہر، مَورَدِ فیض لطیفه نفس و لطائفِ خمسه عالم امر من است۔**

یعنی: ''اس ذات سے جو اسم الظاہر کا مسمّٰی ہے، میرے لطیفہ نفس اور عالمِ امر کے پانچوں لطیفوں پر فیض آرہا ہے''۔ یہ نیت کرکے بدستور فیض حاصل کریں۔

مراقبہ اسمُ الباطن **فیض می آید از ذاتے که مسمّٰی است باسم الباطن، منشاء فیض دائره ولایتِ عُلیا است که ولایتِ ملائکه مَلَاءِ اعلیٰ است، مَورَدِ فیض عناصرِ ثلاثه من است سواءِ عنصرِ خاک۔**

یعنی: ''اس ذات سے جو اسم الباطن کا مسمّٰی ہے میرے عناصرِ ثلاثہ (علاوہ عنصرِ خاک) یعنی آگ پانی ہوا پر فیض آرہا ہے۔ فیض کا منشاء دائرہ ولایت علیا ہے جو ملائکہ عظام کی ولایت ہے''۔ یہ نیت کرکے عناصرِ ثلاثہ پر فیض حاصل کرنے کا خیال کریں۔

مراقبہ کمالاتِ نبوت **فیض می آید از ذاتِ بَحت که منشاء کمالاتِ نبوت است، مَورَدِ فیض لطیفه عنصر خاکِ من است۔**

یعنی: ''اس ذاتِ محض سے، جو منشا کمالاتِ نبوت ہے، میرے لطیفہ عنصرِ خاک پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ کمالاتِ رسالت **فیض می آید از ذاتِ بَحت که منشاءِ کمالاتِ رسالت است، مَورَدِ فیض ہیئتِ وحدانی من است۔**

یعنی: ''اس ذاتِ محض سے جو کہ کمالاتِ رسالت کا منشا ہے میری ہیئتِ وحدانی (مجموعہ لطائفِ عَالَمِ اَمر و خَلق) پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ کمالاتِ اُولُوالعَزم **فیض می آید از ذاتِ بَحت که منشاءِ کمالات اُولُوالعَزم است، مَورَدِ فیض ہیئتِ وحدانی من است۔**

یعنی: ''اس ذات محض سے، جوکمالاتِ اولوالعزم کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ حقیقتِ کعبۂ ربانی **فیض می آید از ذاتِ بَحت که مسجود الیه جمیع ممکنات و منشاءِ حقیقتِ کعبه ربانی است، مَورَدِ فیض ہیئتِ وحدانی من۔**

یعنی: ''اس ذاتِ واجب الوجود کی طرف سے جس کو تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور جو حقیقتِ کعبۂ ربانی کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔ یہ نیت کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور تمام ممکنات کا مسجودلہٗ ہونے کا مراقبہ کریں۔

مراقبہ حقیقتِ قرآن مجید **فیض می آید از مبداء وسعتِ بےچُونِ حضرتِ ذات که منشاءِ حقیقتِ قرآن مجید است، مَورَدِ فیض ہیئتِ وحدانی مَن۔**

یعنی: ''اس وسعت والی بےمثل و بے چون ذات کی طرف سے جو منشا حقیقتِ قرآن مجید ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ حقیقتِ صلوٰۃ **فیض می آید از کمالِ وسعتِ بیچونِ حضرتِ ذات که منشاء حقیقتِ صلوٰۃ است، مَورَدِ فیض ہیئتِ وحدانی مَن۔**

یعنی: ''اس کمال وسعت والی بےمثل و بے چون ذات کی جانب سے جو حقیقتِ صلوٰۃ کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ معبودیّتِ صِرفه **فیض می آید از ذاتےکه منشاءِ معبودیت صِرفه است، مَورَدِ فیض ہیئتِ وحدانی من است۔**

یعنی: ''اس ذات محض سے، جو معبودیت صرفہ کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی **فیض می آید از ذاتےکه منشاءِ حقیقتِ ابراہیمی است، مَورَدِ فیض ہیئتِ وحدانی من است۔**

یعنی: ''اس ذات کی جانب سے جو حقیقتِ ابراہیمی کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ حقیقتِ مُوسَوِی فیض می آید از ذاتے که منشاء حقیقتِ مُوسَوِی است، **مَورَدِ** فیض ہیئت وحدانی من است۔

یعنی: ''اس ذات کی جانب سے جو حقیقتِ موسوی کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فیض می آید از ذاتے که منشاء حقیقت محمدی صلی اللہ علیه وسلم است، **مَورَدِ** فیض ہیئتِ وحدانی من است۔

''اس ذات کی جانب سے جو حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ حقیقتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم فیض می آید از ذاتے که منشاء حقیقتِ احمدی صلی اللہ علیه وسلم است **مَورَدِ** فیض ہیئتِ وحدانی من است۔

یعنی: ''اس ذات کی جانب سے جو حقیقتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

مراقبہ حُبِّ صرف فیض می آید از ذاتے که منشاء حُبِّ صِرف است **مَورَدِ** فیض ہیئتِ وحدانی من است۔

یعنی: ''اس ذات کی جانب سے جو حُبِّ صرف کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔اس مقام میں نسبت باطن میں کمال بلندی اور بے رنگی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مرتبہ حضرت ذاتِ مطلق ولاتعیُّن کے بہت قریب ہے اس لیے کہ جو چیز سب سے پہلے ظہور میں آئی وہ حُب یعنی محبت ہے جو منشاء ظہور و مبدأ خَلق ہے۔

مراقبہ لاتعیُّن فیض می آید از ذاتِ بَحت که منشاء دائرہ لا تعیُّن است **مَورَدِ** فیض ہیئتِ وحدانی من است۔ **یعنی:** ''اس ذاتِ محض کی جانب سے جو دائرہ لاتعیُّن کے فیض کا منشا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر فیض آرہا ہے''۔

شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

شجرہ شریف پڑھنے کا طریقہ

روزانہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے کچھ پہلے **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** کے بعد ایک مرتبہ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ شریف اور تین مرتبہ سورہ اخلاص معہ بسم اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب پیرانِ کرام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ قدس اللہ اسرارھم کی ارواحِ طیبات کو ایصال کریں۔اس کے بعد یہ شجرہ طیبہ دونوں وقت پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ } ان کے نام سے سلسلہ کا نام نقشبندیہ ہوگیا

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ } یہ حضرت دہلی میں آرام فرما ہیں

الٰہی بحرمت حضرت امام ربّانی مجدد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ } ان کے نام سے سلسلہ کا نام مجددیہ ہوگیا

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ } ان کے نام سے سلسلہ کا نام معصومیہ ہوگیا

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

(یہ تینوں حضرات سرہند شریف میں آرام فرما ہیں)

الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ

} یہ حضرات دہلی میں آرام فرما ہیں

الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت مدینہ منورہ جنت البقیع میں آرام فرما ہیں

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرات خانقاہ احمدیہ سعدیہ موسیٰ زئی شریف درابن، ڈیرہ اسماعیل خان میں آرام فرما ہیں

الٰہی بحرمت حضرت مولانا ابوسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرات خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، میانوالی میں آرام فرمارہے ہیں

الٰہی بحرمت سیدی و مرشدی حضرت مولانا **مُحبُّ اللہ** صاحب مدظلہ العالی بر فقیر حقیر خاکپائے بزرگان لاشے مسکین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عفی عنہ رحم فرماو محبت و معرفت وجمعیت ظاہری و باطنی وعافیت دارین وبہرۂ کامل از فیوض وبرکات ایں بزرگان روزیٔ ماکن۔

رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَo

اولیاء اللہ کو وسیلہ بنانا جائز ہے

صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ 137 میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ دعا منقول ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا** ۔ ’’اے اللہ! ہم آپ کے دربار میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے توسّل کیا کرتے تھے پس آپ ہمیں باران رحمت عطا فرماتے تھے اور (اب) ہم اپنے نبی کے چچا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کے ذریعہ توسّل کرتے ہیں تو ہمیں باران رحمت عطا فرما‘‘۔ اس دعا سے توسّل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اور توسّل بالا ولیاء اللہ دونوں ثابت ہوئے۔ جس شخصیت سے توسّل کیا جائے اسے بطور شفیع پیش کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور انکا حل صفحہ 31 جلد 1 از مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ)

تینتیس آیات مبارکہ

جادو کے علاج، دفعِ جنات اور بیماریوں سے شفا کیلئے

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار فجر کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ 33 آیات مبارکہ پڑھے گا وہ اللہ تعالی کی حفظ و امان میں رہیگا۔ بحکمِ الٰہی اس پر زہر اور بد دعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہیگا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ 33 آیات مبارکہ مع سورۃ فاتحہ و چہار قل ردِّ سحر میں بے حد نفع بخش ہیں۔ شیاطین، چوروں اور درندوں سے پناہ ہو جاتی ہے۔ (القول الجمیل)

جادو کے علاج کے لئے، امراض کو دور کرنے اور دفعِ جنات کے لئے دم کریں۔ پانی پر دم کر کے خود بھی پی سکتے ہیں، گھر والوں، بچوں اور دوسروں کو بھی پلا سکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۖ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۭ﴿۴﴾

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۤ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ

لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي

الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ

لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔـھُمُ الطَّاغُوْتُ

يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِى
الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٥٤ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ۝٥٥ج وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّ طَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٦
قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا
وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝١١٠ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝١١١ع بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝٣ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِ الْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝٣٣ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٤ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝٣٥ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢١

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾ ع
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ
نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ ۙ یَّهْدِیْۤ اِلَى
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۲﴾ ۙ وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ﴿۳﴾ ۙ وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ
سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ ۙ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ ۙ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ ۙ وَ لَاۤ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ ۚ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ ۙ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ

صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ٥ مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے۔ اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً 1 سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔ 2 بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔ 3 رزق کی تنگی ہونا۔ 4 کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔ 5 نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔ 6 قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔ 7 کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔ 8 غصہ کا غلبہ ہونا۔ 9 ماں باپ، بھائی، عزیز واقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔ 10 گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔ 11 دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔ 12 جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔ 13 غلط ماحول سے پریشان ہونا۔ 14 دین میں سکون و نورانیت نہ ہونا۔ 15 شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا..........وغیرہ وغیرہ۔ اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ٥

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ”نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے“

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ٥** ننانوے آفات کیلئے علاج ہے۔ جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا**

بِاللّٰہِ ○ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)

3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○** جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 201)۔ گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○** کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

4 حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں، ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں ارشاد فرمائیں۔ ایک تقویٰ اختیار کرو، دوسرا **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○** کثرت سے (500 مرتبہ) پڑھا کرو۔ انہوں نے دونوں کام شروع کیے۔ وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔ اس طرح تقویٰ اختیار کرنے اور کثرت سے **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○** پڑھنے سے یہ دونوں مصیبتیں ختم ہو گئیں۔ (معارف القرآن صفحہ 488 جلد 8)

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان پر دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کر لیا۔ آج سے **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○** پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20، 30 منٹ فارغ کر لیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔ میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔ میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔ 41 دن کے بعد آپ ذاکر بن جاؤ گے ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب: آیت 41)

یعنی: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (النسآء: آیت 142)

یعنی: منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے، آمین۔

پڑھنے کا طریقہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٥ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ٥ پڑھ لیں۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھ لیں۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کیلئے دعا کرلیں تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی، گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا، کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو اپنے شرعی پیر سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھے۔ آپ اسے باآسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** نور اللہ مرقدہ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) **مُحب اللہ** عفی عنہ لورالائی بلوچستان والے سے موبائل نمبر **0333-3807299 , 0302-3807299** پر اجازت کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ختم مجددی اور ختم معصومی

ختم مجددی، ختم معصومی اور ختم خواجگان نقشبندی مجددی حضرات کا معمول ہیں۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ نے اپنی خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی میں ان ختمات شریف کا مستقل معمول رکھا اور ہمیشہ سے باقاعدگی کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد ختم خواجگان اور ظہر کی نماز کے بعد ختم مجددی اور ختم معصومی مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھے جاتے ہیں۔

ختم مجددی کا طریقہ

چند افراد مل کر ایک دائرے یعنی حلقہ میں بیٹھ جائیں اور ان میں سے ایک سمجھدار آدمی ختم شریف پڑھانے کا اہتمام کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ختم شریف پڑھانے والا ایک سو پانچ گٹھلیاں اپنے سامنے رکھے ان میں سے پانچ گٹھلیاں اپنے پاس رکھ لے شمار کے لئے اور ایک سو گٹھلیاں ساتھیوں میں تقسیم کر دے۔ ساتھی تین ہوں یا اس سے زیادہ یا کم، ہر ایک کے ہاتھ میں کچھ نا کچھ گٹھلیاں آجائیں۔ پڑھانے والا ایک بار اونچی آواز سے یہ درود شریف **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ٥** پڑھے یا کوئی اور درود شریف پڑھ لے۔ پھر آہستہ آہستہ پڑھے۔ اس سے ساتھیوں کو پتہ چل جائے گا کہ درود شریف شروع ہو گیا وہ بھی ہر دانے پر آہستہ آہستہ درود شریف پڑھیں، جب سب گٹھلیاں پڑھی گئیں تو سو مرتبہ درود شریف ہو گیا۔ اس کے بعد پڑھانے والا اونچی آواز سے ایک بار **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٥** پڑھے پھر آہستہ پڑھے۔ اس سے ساتھیوں کو پتہ چل جائے گا کہ اب **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٥** شروع ہو گیا ہے۔ وہ بھی آہستہ آہستہ ہر دانے پر یہ پڑھنا شروع کر دیں گے۔ جب گٹھلیاں مکمل ہو گئیں تو سو بار **لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ٥** پورا ہو گیا۔ پڑھانے والا شخص پانچ دانوں میں سے ایک دانہ اٹھا کر اپنے آگے رکھ لے شمار کے

لئے کہ ایک مرتبہ ہو گیا۔ پھر اونچی آواز سے **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝** دوبارہ پڑھے اس سے ساتھیوں کو پتہ چل جائے گا کہ دوبارہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝** شروع ہو گیا ہے۔ جب سارے دانے یعنی گٹھلیاں پڑھی گئیں تو دو سو بار ہو گیا۔ شمار والے پانچ دانوں سے دوسرا دانہ اٹھا کر آگے رکھ لے۔ پھر تیسری مرتبہ، چوتھی مرتبہ اور پانچویں مرتبہ اسی طرح پڑھا جائے۔ جب **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝** پانچ سو مرتبہ پورا ہو گیا تو پڑھانے والا درود شریف پڑھے اور سب ساتھی ہر دانے پر درود شریف پڑھیں۔ جب مکمل ہو گیا تو پڑھانے والا شخص ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور سب ساتھی بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھانے والا شخص کہے الٰہی! اس ختم شریف کا ثواب **حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ** کو پہنچا! الٰہی اس ختم کی برکت سے اور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے یہ حاجت پوری فرما اور فلاں حاجت پوری فرما اور دینی دنیوی، اندرونی بیرونی، مالی جانی اور ہر طرح کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے حلقۂ ذکر بنانے اور اس کی برکات و انعامات اور فوائد حاصل کرنے کی توفیق دے، آمین، آمین، آمین۔

ختم معصومی کا طریقہ

جیسے ختم مجددی کی ترتیب ہے ویسے ہی ختم معصومی کی ترتیب ہے۔ فرق اتنا ہے کہ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف اور **لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝** پانچ سو مرتبہ درمیان میں پڑھا جاتا ہے۔ جب مکمل ہو جائے تو اجتماعی دعا کر لی جائے۔ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا ثواب **حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ** کو بخش دے پھر خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے اور اس ختم شریف کی برکت سے اپنی حوائج دینی ہوں یا دنیوی، جانی ہوں یا مالی، اندرونی ہوں یا خارجی، دنیا و آخرت وغیرہ سب کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اجتماعی ذکر و تسبیحات کے حلقے بنانے کی توفیق قبولیت اور آسانی کے ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔

نوٹ: اس موضوع پر تفصیلی معلومات کیلئے ہماری کتاب **حلقۂ ذکر و ختمات** کا مطالعہ فرمائیں۔

مرشد کامل کی علامات

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ پہچان (علامات) شیخ (مرشد کامل) کی یہ ہے کہ 1 شریعت کا پورا متبع ہو۔ 2 بدعت اور شرک سے محفوظ ہو۔ 3 جہل کی بات نہ کرتا ہو۔ 4 اس کی صحبت میں بیٹھنے کا اثر یہ ہو کہ دنیا کی محبت کم ہوتی جائے اور حق تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوتی جائے۔ 5 مرید جو مرض باطنی بیان کرے، وہ اس کو توجہ سے سن کر اس کا علاج تجویز کرے۔ 6 اور جو علاج تجویز کرے اس سے نفع ہوتا ہے۔ 7 اس کی اتباع کی بدولت روز بروز حالت درست ہوتی جائے۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ 37)

کس مرشد سے بیعت کرنی چاہیے؟

بیعت کے بارے میں دو باتیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ مرشد کامل ہو۔ اگر ناقص ہو تو اس کی بیعت سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جب مرشد نماز باجماعت کا پابند نہ ہو یا سنت کے خلاف ہو، گفتگو یا صورت یا سیرت میں شریعت کے خلاف ہو تو مرید بھی شریعت کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ مرید مرشد کی تابعداری میں سرگرم ہوتا ہے تو بیعت مرشد کامل سے کرنی چاہیے۔ مرشد کامل نایاب نہیں کم یاب ضرور ہے۔ کامل مرشد انسان کو اس وقت ملتا ہے جب انسان میں تین چیزیں ہو۔

1 مقصود سمجھتا ہو۔ 2 طلب بھی ہو۔ 3 اس کے ملنے کیلئے پیاس بھی ہو۔

اگر مقصود نہیں سمجھتا ہے تو پھر نہیں ملتا ہے، اگر مقصود سمجھتا ہے لیکن طلب نہیں تھی تو پھر بھی نہیں ملتا، اگر طلب ڈھیلی تھی اور پیاس نہیں تھی تو پھر بھی نہیں ملتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ دل کا لگاؤ ہو یعنی دل کی توجہ ہو کہ اس سے بیعت کروں گا، تصوف میں اس کا نام ہے مناسبت۔ جب آپ کو ایسا مرشد ملا کہ کامل بھی تھا اور دل کا لگاؤ بھی تھا تو اس کے

پاس جانا چاہیے اور اس سے بیعت کرنی چاہیے چاہے وہ قریب ملے یا دور۔ اگر آدمی جسمانی بیمار ہو تو بڑے ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، ڈاکٹر اگرچہ دور ہو تو کہتا ہے کہ صحت مل جائے گی تو دور کی کیا پرواہ۔ اسی طرح روحانی بیماریوں کے لئے روحانی معالج یعنی مرشد کامل کی ضرورت ہے۔ اگر مرشد کامل دل کے لگاؤ والا نزدیک مل گیا تو اسی سے بیعت کرنی چاہیے۔ اگر نزدیک نہیں ملتا ہے تو اپنی اصلاح کیلئے دور بھی جانا چاہیے۔ اگر زیادہ آنا جانا مشکل ہے تو فون پر بھی بیعت کر سکتا ہے اور رہنمائی لے سکتا ہے لیکن سال بھر میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا جتنا ہو سکے حاضری ہونی چاہیے۔ صحبت سے بہت کچھ بنتا ہے۔ خصوصا نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ میں اپنے مرشد کی صحبت اور اس کی توجہات سے بہت تیزی اور آسانی کے ساتھ ترقیات ملتی ہیں۔ مرید اگر اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے سے معذور ہو سفر کی وجہ سے یا دوسرے عذر کی وجہ سے تو مرید جب اپنے مرشد کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو مرشد کی توجہ پہنچ جاتی ہے اور اس سے بھی ترقیات ملتی ہیں۔ جیسا موبائل کی توجہ سے اور نمبر ڈائل کرنے سے دوسرے موبائل پر اثر آتا ہے پھر بات چیت شروع ہوتی ہے، اس کے باوجود دوسرا موبائل دوسرے ملک کے کسی کونے میں ہوتا ہے، رابطہ اور اثر پاتا ہے، اسی طرح مرشد کامل کی توجہ دور سے اللہ تعالیٰ کے تعلق سے مرید پر کیوں اثر نہیں کرتی۔

کیا صرف ذکر سے وصول الیٰ اللہ حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟

تصوف کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مرشد کامل کی صحبت کے بغیر صرف ذکر کرنے سے وصول الی اللہ حاصل نہیں ہوتا۔ ذکر کے بغیر صرف مرشد کامل کی صحبت سے وصول الی اللہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظ میں ذکر ہوا کہ بغیر مرشد ایک لاکھ تسبیح پڑھنے سے کچھ نفع نہیں۔

کیا نیک لوگ جیسے حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ ختم ہو گئے ہیں؟

آج کل اکثر کہا جاتا ہے کہ مرشد کامل نہیں ملتا مگر مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ آج کل بھی ایسے بڑے حضرات ہیں اور قیامت تک ہونگے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقویٰ حاصل کرنے کیلئے نیک لوگوں کے ساتھ صحبت کو فرض کیا ہے اور سورۃ توبہ کی آیت 119 میں فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ○

یعنی: اے ایمان والوں! تقویٰ اختیار کرو اور نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس آیت میں قیامت تک کے لوگوں کیلئے یہ حکم ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ تو پتہ چلا کہ قیامت تک نیک لوگ ہوں گے، اس کی ایک مثال ہے۔ باپ بیٹے سے کہتا ہے کہ دودھ پیتے رہو، کمزوری ختم ہو جائے گی۔ یہ اس وقت کہہ سکتا ہے کہ جب باپ کے پاس دودھ ہو ورنہ نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ پتہ چلا کہ آج بھی نیک لوگ ہیں لیکن نیک لوگوں کے ملنے کے لئے **تین شرطیں ہیں**

1 مقصود ہو **2** طلب ہو **3** پیاس ہو

اگر مرشد کامل کو مقصود نہیں سمجھتا تو نہیں ملتا۔ اگر مقصود سمجھتا ہے لیکن طلب نہیں کرتا ہے پھر بھی نہیں ملتا۔ اگر طلب بھی ہو لیکن پیاس نہیں تو ٹھنڈی طلب سے بھی نہیں ملتا۔ بلکہ گرم طلب پیاس جیسی ہو تو ملتا ہے اور اس کا نام طالب صادق ہے۔ پیاس والے کو اس وقت تک آرام نہیں آتا جب تک اس کو پانی نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طلب نصیب کرے، آمین، آمین، آمین۔

مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مرشد کامل نایاب نہیں ہے، کم یاب ضرور ہے ہر جگہ نہیں ملتا کم ملتا ہے۔ دوسری جگہ لکھا ہے، رنگ ہے قرآن جو لوح محفوظ سے آیا ہے، قرآن پاک میں ہے (صِبْغَةَ اللّٰهِ) اللہ کا رنگ۔ رنگ فروش ہیں علماء کرام یعنی علماء کرام مدارس میں طلباء کرام کو قرآن پاک سمجھا دیتے ہیں۔ رنگ ساز ہیں صوفیاء عظام یعنی خانقاہوں میں مرشدین کاملین اپنے مریدوں کو یہ ہی قرآنی رنگ چڑھاتے ہیں۔ اس کا نام تزکیہ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشمس کی آیت 9 میں فرمایا:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا **یعنی:** کامیاب ہے جس نے تزکیہ نفس کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسی بات پر گیارہ مرتبہ سورۃ الشمس میں قسم اٹھائی ہے۔ تزکیہ نفس کتابوں کے پڑھنے سے نہیں ہوتا بلکہ خانقاہوں میں مرشد کامل سے ہوتا ہے جیسا کہ دوائی کی کتابوں سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ ہسپتالوں میں ڈاکٹر کے علاج سے بیماری دور ہوتی ہے، صحت اور قوت ملتی ہے۔ اسی طرح خانقاہ سے مرشد کامل کی صحبت اور تربیت سے روحانی علاج، باطنی طاقت، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب کرے، آمین۔

اہمیت بیعت قرآن پاک و احادیث مبارکہ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ آل عمران: آیت 164)

یعنی: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی میں سے پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ذمہ داریاں دیں۔

1 قرآن پاک زبانی بتانا۔ 2 قرآن پاک کے معانی بتانا۔
3 احادیث مبارکہ بتانا۔ یہ تینوں کام علم ظاہر والے علماء نے مدارس کی شکل میں سنبھال لئے ہیں۔ 4 تزکیہ نفس کرانا جو تعلیم کے علاوہ عملی نگرانی اور تربیت روحانی ہے یہ ذمہ داری علم باطنی والے صوفیاء عظام نے خانقاہوں میں سنبھال رکھی ہے۔ اگر تزکیہ نفس قرآن پاک اور احادیث کے پڑھانے سے حاصل ہوتا تو اس آیۃ کریمہ میں مستقل ذمہ داری کیوں آتی؟ تزکیہ کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کو نفسانی عیوب اور رذائل اور شرک اور معاصی سے پاک کرتے تھے۔ اپنی صحبت اور قلبی توجہ اور تصرف سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ حاصل ہوتی تھی (تفسیر عثمانی، صفحہ 342 جلد 1 طبع دارالاشاعت)۔
تصوف میں اس کا نام ہے مرشد کامل کی توجہ مرید پر اصلاحِ نفس کے لئے جو اسی آیت سے ثابت ہے اور جو مرشد کی توجہ سے تعلیم و تعلم کے بغیر مرید میں انقلاب لاتی ہے۔

اہمیت بیعت پہ حدیث مبارکہ:

حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، نو آدمی تھے یا آٹھ تھے یا سات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دئے اور عرض کیا کہ کس امر پر آپ کی بیعت کریں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان امور پر کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو اور (احکام) سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو۔ (ابوداؤد شریف، مسلم شریف کتاب الذکاۃ باب کراھۃ المسالۃ للناس صفحہ 721 جلد 2 رقم الحدیث 1043 طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت)

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ لورالائی بلوچستان پاکستان کا تعارف

مرشد کامل حضرت اقدس مولانا **محب اللہ** صاحب مدظلہ العالی کی تاریخ پیدائش 14 جولائی 1953ء بمطابق 3 ذیقعدہ 1372 ہجری ہے۔آپ کی جائے پیدائش نانا جان کے گھر ضلع ژوب میں ہے۔آپ کے والد ماجد کا نام حضرت ملا نواب رحمۃ اللہ علیہ اور قوم کبزئی ہے۔آپکے والد ماجد نے تقریباً پندرہ سال افغانستان میں تحصیل علم کیلئے بڑی مشقت کی زندگی گذاری اور ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کے لئے مجاہدات ، ریاضات میں لگے رہے اور پیر طریقت عالم باعمل حضرت ملا عبدالخالق اخندزادہ رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت ملی۔آپکے والد ماجد اپنے علاقے میں صبر،توکل، اعتماد علی اللہ میں ضرب المثل تھے۔ حضرت ملا نواب رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں میں حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی سب سے بڑے ہیں۔

علم ظاہری: حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم مرغہ کبزئی ضلع ژوب میں اپنے نانا جان حضرت ملا عبدالخالق اخندزادہ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ فیض العلوم میں حاصل کی۔ موقوف علیہ تک تمام کتابیں اسی مدرسہ میں پڑھیں۔آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا محمد دین موسی خیلی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دار العلوم دیوبند،شیخ الحدیث مولانا اللہ داد کاکڑ صاحب مدظلہ العالی،مولانا محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ،مولانا سید محمد رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شاہ میران رحمۃ اللہ علیہ جیسی نامور اور قابل قدر شخصیات شامل ہیں ۔ دورہ حدیث شریف مدرسہ تنویر القرآن ژوب میں مولانا اللہ داد کاکڑ صاحب مدظلہ العالی اور مولانا جان محمد صاحب دامت برکاتہم سے مکمل کیا۔حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مدرسہ فیض العلوم مرغہ کبزئی ،مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ لورالائی اور مدرسہ مفتاح العلوم قاسمیہ میں پڑھاتے رہے۔پھر لورالائی میں اپنا مدرسہ قائم کرلیا۔

علم باطنی: مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی نے اپنے نانا جان حضرت ملا عبدالخالق اخندزادہ رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی ۔ حضرت ملا عبدالخالق اخندزادہ رحمۃ اللہ علیہ کو قادریہ اور نقشبندیہ دونوں سلاسل میں خلافت ملی ہوئی تھی اور پاکستان کے علاوہ افغانستان میں بھی انکے مرید تھے۔انکے انتقال کے بعد مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی نے اپنے والد صاحب ملا نواب رحمۃ

اللہ علیہ سے سلوک کا سلسلہ جاری رکھا۔ بقول مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے ”والد صاحب مجھے بار بار اپنے سامنے بٹھاتے تھے اور تیز توجہات سے نوازتے تھے۔ انکا کہنا ہے کہ ایک دن میں والد صاحب کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ انھوں نے تیز توجہ ڈالنا شروع کی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ دنیا کا منظر نہیں بلکہ آخرت کا منظر ہے“۔ حضرت ملا نواب رحمۃ اللہ علیہ 1988 میں فوت ہوئے۔

حضرت مولانا مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ والد صاحب کی وفات کے بعد میں سوچتا تھا کہ جب مرشد فوت ہوجائے تو دوسرے مرشد کی ضرورت نہیں مگر کتاب میں دیکھا کہ مرشد کی وفات کے بعد زندہ مرشد سے تعلق بنانا ضروری ہے۔ اسی غرض سے میں نے مختلف مقامات کا سفر کیا۔ اس دوران کسی نے مجھے حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کا بتایا۔ میں نے استخارہ شروع کیا۔ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ نے مجھ پر توجہ کی۔ توجہ کے انوارات اتنے زیادہ تھے کہ میری برداشت سے باہر ہو گئے اور میں ایک دم نیند سے بیدار ہوا تو میں نے سوچا کہ وہاں سے حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کی توجہ اتنی طاقتور ہے تو وہاں جا کر کیا عالم ہوگا۔ غرضیکہ بیعت کی نیت سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضرت نے مجھے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت فرمایا۔ مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی 22 سال حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں رہے۔ اسی دوران 1995 کے ماہ رمضان میں حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ نے مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی کو خلافت سے نوازا۔

حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کی حیات مبارکہ میں مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی بیعت نہ فرماتے تھے اور مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کی شب و روز خدمت میں لگے رہتے۔ حضرت خواجہ خواجگان نور اللہ مرقدہ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد تک بھی مولانا نے بیعت نہ فرمائی، پھر بیعت فرمانا شروع کر دی اور ساتھ ہی ساتھ مریدین کے تزکیہ نفس کے واسطے نزد کمشنری لورالائی میں **خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ** کی بنیاد رکھی جو اللہ تعالی کے فضل و کرم سے آنے والے مریدین کیلئے نعمت عظمیٰ ہے۔ خانقاہ میں ذکر اللہ اور مراقبات کی ترتیب اللہ تعالی کے فضل و کرم سے چل رہی ہے۔ نیز آنے والے مریدین کے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی ہے۔ اللہ تعالی توفیق، آسانی، قبولیت نصیب فرمائے اور اپنی خوشنودی و رضامندی سے سرفراز فرمائے، آمین۔

خانقاہ و مدرسہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ کی ویب سائٹ کا تعارف

"خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ" اور **"مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ"** کی ویب سائٹ کا نام **www.muhibullah.com** ہے۔اس ویب سائٹ پر حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ کے مضامین اور بیانات ہیں۔ سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج نہایت مفید اور عوام میں بے حد مقبول ہے۔ دعاء حضور القلب، نفس امارہ اور شیطان لعین سے بچنے کا آسان طریقہ، بیعت سے نفس امارہ نفس مطمئنہ بنتا ہے، دین پر چلنا کیوں مشکل ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانے کا آسان کورس، نفس امارہ اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کا دشمن ہے، دس اعمال مع صحبت کاملین کی ضرورت، حلقہ ذکر و ختمات دنیا اور آخرت کی برکات، شجرہ طیبہ مع 33 آیات مبارکہ، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ، مماتی فتنہ، دس تاثرات اور فتنہ این، جی، اوز جیسے معلوماتی مضامین سے لوگ پوری دنیا میں استفادہ کر رہے ہیں۔ دعوت نامہ جس میں قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت، قادیانی نوازوں کو تعاون سے توبہ کی دعوت اور تمام مسلمانوں کو قادیانیت سے بچانے کی دعوت جیسا اہم رسالہ شامل ہے۔

اس سائٹ پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بیسیوں کتب، مکتوبات مجددیہ اور مکتوبات معصومیہ اردو اور فارسی میں دستیاب ہیں۔ ذکر اللہ پر خوبصورت مضامین، آپکے مسائل اور انکا حل سے استفادہ کر سکتے ہیں۔اس سائٹ پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کے سینکڑوں اصلاحی بیانات سنے جا سکتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر 400 کتابیں، 300 رسالے، 500 مضامین اور بڑے حضرات کے سینکڑوں بیانات شامل کئے گئے ہیں۔ فتنہ قادیانیت اور دیگر فتنوں کے متعلق معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ انٹرنیٹ سے منسلک لوگوں سے درخواست ہے کہ خود بھی استفادہ کریں اور اپنے دوست احباب کو بھی استفادہ کی دعوت دیں۔

اللہ پاک توفیق عطا فرما کر قبولیت اور رضامندی نصیب فرماوے، آمین، آمین، آمین

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کا تعارف

یہ "مسجد قبا" اور "مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ" کچی اینٹوں سے تیار ہوا ہے۔ مسجد کے نیچے دس زیر زمین کمرے ہیں۔ مزید 11 زیر زمین کمرے اور 7 بڑے ہال ہیں۔ 2 ہال برائے طلباء، 3 ہال برائے حفاظ، 1 ہال برائے طالبات اور ایک ہال مطبخ کے لئے ہے۔ مدرسہ میں شعبہ حفظ، شعبہ کتب اور شعبہ بنات ہے۔ 100 طلباء رہائشی اور 200 غیر رہائشی اور 12 اساتذہ رہائشی ہیں۔ 500 طالبات غیر رہائشی اور 20 استانیاں غیر رہائشی ہیں۔ تعمیرات کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ خانقاہی نظام بھی ہے جس میں کل 15 کمرے ہیں اور ان میں سے کچھ حصے اور بڑی مسجد بھی زیر تعمیر ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہاری زکوۃ، خیرات اور صدقات وغیرہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ تم مدارس اور غریبوں کو زکوۃ، صدقات دینے میں محتاج ہو جیسے کہ تم اپنے خالق کو راضی کرنے کے لئے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نماز، روزہ، حج وغیرہ کے محتاج ہو۔ مدارس کی خدمت دین کی حفاظت، رضائے الٰہی اور نجات کا ذریعہ ہے۔ دین کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور ضرورت پڑنے پر سر دینا بھی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ مدرسہ کی خدمت کرتا ہے اور آپ کو تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر آپ تعاون نہ کریں تب بھی مدرسہ کے انتظامات تو اللہ پاک چلا دیں گے، مگر آپ کا فائدہ ہے کہ آپ اس کام میں حصہ لیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عالم بن یا طالب علم بن یا ان کا خادم بن چوتھا نہ بن ہلاک ہو جائیگا۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ ماہانہ، سالانہ مقرر کر کے یا بغیر مقرر کئے زکوۃ، صدقات، عطیات اکاونٹ نمبر 03-145600189169 بنام محب اللہ، حبیب بینک لورالائی یا ناظم مدرسہ کے اکاونٹ نمبر 9001-0101160326 بنام خلیل اللہ میزان بینک لورالائی میں جمع کروائیں یا مدرسہ کے پتہ پر منی آرڈر کروائیں یا دوسروں کو ترغیب دیں۔ آپ کی رقم کے خرچ کی تفصیل بھی بتائی جاسکتی ہے نیز مدرسہ سرکاری امداد نہیں لیتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اجر عظیم نصیب فرمائے، آمین، آمین، آمین

ناظم مدرسہ: حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب مدظلہ

رابطہ نمبر: 0331-4050636
0314-5000030

حضرت مولانا مُحبُّ اللہ صاحب مدّظلہُ العالی کے خُلفاءِ کرام

1 حضرت مولانا قاری عبد العزیز صاحب مدّظلہُ العالی

23 رسول پارک شمع روڈ اچھرہ لاہور

رابطہ: 0302-4130963 0332-4791477

---

2 حضرت حاجی نور محمد صاحب مدّظلہُ العالی

B-18 سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک نمبر 12 گلستان جوہر کراچی

رابطہ: 0332-3385896 0301-9328215

---

3 حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب مدّظلہُ العالی

ناظم مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ نزد کمشنری لورالائی بلوچستان

نوٹ: آپ حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے چھوٹے بھائی ہیں

رابطہ: 0331-4050636 0314-5000030

---

4 حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب مدّظلہُ العالی

مدرس جامعہ عثمانیہ میجر چوک کراچی روڈ مستونگ بلوچستان

رابطہ: 0313-2507292 0336-8521488

---

5 حضرت مولانا محمد اظہار الحسن صاحب مدّظلہُ العالی

دینی کتب خانہ مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر 1 جوہر آباد ضلع خوشاب

رابطہ: 0313-5250786 0300-6077954

---

6 حضرت مولانا نوید احمد صاحب مدّظلہُ العالی

جامعہ محمدیہ سیکٹر F-6/4 اسلام آباد

رابطہ: 0333-6788810

---

7 حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مدّظلہُ العالی

جامعہ مدینۃ العلوم ورانہ ضلع کرک

رابطہ: 0334-9095566

حضرت مولانا مُحبُّ اللہ صاحب مدظلہ العالی کے خُلفاءِ کِرام

8 حضرت مولانا جلیل الرحمان صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ امام اعظم ابوحنیفہ، بلاک نمبر 29 واٹر سپلائی روڈ سرگودھا

رابطہ: 0334-4000706 0300-6019594

9 حضرت مولانا روز الدین صاحب مدظلہ العالی

ساکن کلی باشی تحصیل میختر ضلع لورالائی

رابطہ: 0334-2325227

10 حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ عبداللہ بن مسعود E-14 گولڑہ ریلوے اسٹیشن اسلام آباد

رابطہ: 0300-0636395 0345-6035412

11 حضرت مولانا نیک محمد صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ سراج العلوم محبیہ مرغہ کبزئی روڈ علاقہ چام ضلع موسیٰ خیل

رابطہ: 0333-6461821

12 حضرت مولانا مفتی عبدالکریم صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ نزد کمشنری لورالائی بلوچستان

نوٹ: آپ حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے بیٹے ہیں

رابطہ: 0333-9160970 0316-8177759

13 حضرت مولانا اکرام اللہ قریشی صاحب مدظلہ العالی

جامعۃ المعارف الشرعیہ بنوں روڈ ڈیرہ اسماعیل خان

رابطہ: 0323-9560943 0347-1287137

14 حضرت مولانا شیراز علی صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ عربیہ عبداللہ بن مسعود ابراہیم مسجد ماڑی روڈ شکارپور سندھ

رابطہ: 0300-2554437 0333-4428238